بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

# نجات اور قومِ بنی اسرائیل سے دوستی

بین الاقوامی اور سرکاری سرپرستی میں قائم بعض این جی اوز (NGO's) کا یہ کام ہے کہ وہ اسلامی معاشرہ سے اسلامی اقدار کے خاتمہ اور اسلامی فکر کی بنیادوں کو کمزور کرنے کی ڈیوٹی انجام دیں۔ اس فرضِ منصبی کی ادائیگی کے لئے یہ نان گورنمنٹل آرگنائیزیشنز (NGO'S) یعنی غیر سرکاری رفاہی تنظیمیں وقتاً فوقتاً ایسے نئے شوشے چھوڑتی رہتی ہیں جن سے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کر کے یہ اپنے مقاصد حاصل کر سکیں۔ حال ہی میں " اونچی سوسائٹی " کے لوگوں میں ان کی طرف سے ایک پیغام یہ عام کیا جا رہا ہے کہ قرآن کریم نے تو تمام مذاہب کے لوگوں کو باہمی اخوت و محبت سکھائی ہے آپس میں لڑنا نہیں سکھایا، مگر یہ مولوی ملاں لوگ بلا وجہ دنیا میں فساد کی آگ بھڑکانے پر تلے ہوئے ہیں۔ دلیل کے طور پر یہ کہا جا رہا ہے کہ انتہا پسند (مولوی) کہتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ ہمارے دشمن ہیں ان سے دوستی حرام ہے جبکہ قرآنِ کریم نے تو کہا ہے کہ یہ لوگ جنتی ہیں اور اللہ کے ہاں ان کے لئے اجر ہے اور آخرت میں انہیں کوئی خوف نہ ہوگا، حوالہ کے طور پر یہ آیت بھی پیش کی جا رہی ہے کہ:

ان الذین آمنوا والذین ھادوا والنصاریٰ والصابئین من آمن باللہ والیوم الآخر وعمل صالحا فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (البقرۃ: ٦٢)

ترجمہ: اسلام کے پیروکار ہوں یا یہودی و عیسائی ہوں یا صابی، جو کوئی بھی اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو ان کے لئے ان کے رب کے پاس اجر ہے۔ ان کے لئے نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اس آیت میں بلاشبہ ان اہلِ ایمان، یہود و نصاریٰ اور صابی لوگوں کے لئے خوشخبری ہے جن کا اللہ اور آخرت پر ایمان صحیح ہے اور عمل بھی ان کے اچھے ہیں تو انہیں آخرت میں کوئی غم نہ ہوگا۔ مگر اس میں یہ بات کہیں نہیں کہ اللہ پر ایمان خواہ کیسا ہی ہو اور عمل بھی اگرچہ کیسے ہی کیوں نہ ہوں، بس جنت ہر صورت مل کر رہے گی، بلکہ یہ آیت تو نازل ہی یہ بتانے کے لئے ہوئی ہے کہ بخشش کا معیار اور دارومدار کسی مخصوص فرقہ، مذہب یا گروہ سے تعلق رکھنے پر نہیں بلکہ اللہ اور آخرت پر ایمان کی کیفیت پر ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اللہ پر ایمان سے کیا مراد ہے اور اس کے کیا تقاضے ہیں تو ان میں سرفہرست اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار اور اس کی مکمل اطاعت ہے جبکہ یہود و نصاریٰ خود کو خدا کے بیٹے اور محبوب سمجھتے ہیں۔ دیکھئے قرآنِ کریم نے ان کے اس عقیدے کو بیان کیا۔

وقالت الیھود والنصاریٰ نحن ابناء اللہ واحباؤہ

(یہودی اور نصرانی کہتے ہیں ہم اللہ کے بیٹے اور محبوب ہیں)

جبکہ اللہ تعالیٰ کا کوئی بیٹا ہے نہ اولاد اب جو توحید کے نظریے کے مخالف اور خدا کی اولاد ہونے کے دعویدار ہوں کیا یہ دوستانِ خدا ہیں کہ ان سے دوستی رکھنی لازم ہو اور انہیں جنتی ماننا ضروری ٹھہرے ؟ بلاشبہ یہ خدا کے دشمن ہیں اور دشمنانِ خدا سے دوستی ایمان سے ہاتھ دھونے کے مترادف ہے۔ نیز نجات کا مدار حضور ﷺ پر ایمان لانے میں ہے اور یہ اس سے محروم ہیں۔ تمام انبیاء و رسل انسانوں کو اطاعتِ خداوندی کا خوگر بنانے ہی کے لئے مبعوث کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے ساتھ رسولوں کی اطاعت کو لازمی ٹھہرایا اور رسولوں کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا۔ قرآنِ کریم میں واشگاف الفاظ میں فرمایا: "ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ"

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆

اور جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ ہی کی اطاعت کی۔

قرآنِ حکیم میں ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم بڑے واضح الفاظ میں بیان ہوا ہے کہ "الرسول" صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو چھوڑ کر کسی اور دین میں پناہ تلاش کرنے والے کبھی سرخرو نہ ہوں گے۔ چنانچہ حکمِ الٰہی ہے: ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الأخرة من الخاسرین یعنی جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے تو وہ اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان/خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

اللہ رب العزت نے کس قدر وضاحت سے یہ بات فرمادی کہ اسلام کے سوا کسی اور دین میں فلاح و کامیابی کی تلاش و جستجو عبث ہے اگر کوئی ایسا کرے تو اس کا یہ عمل ناقابل قبول یعنی مردود ہے۔ اب اگر کچھ لوگ یہ دعویٰ کریں کہ یہودیت عیسائیت یا دیگر مذاہب کے پیروکار جنتی ہیں کیونکہ قرآنِ کریم میں ہے کہ: ان الذین امنوا والذین هادوا والنصاریٰ والصابئین ......... الخ اور یہ کہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ پر ایمان لانا شرطِ نجاتِ اخروی نہیں لہذا جو لوگ فی زمانہ یہودی یا نصرانی ہیں وہ سچے دین پر قائم ہیں۔ چنانچہ انہیں سچا مانتے ہوئے ان کا اور ان کے دین کا احترام کیا جانا چاہئے اور ان سے دوستی و محبت کا رشتہ مستحکم کیا جانا چاہئے، تو ایسے لوگوں کو یہ بات نہیں بھولنی چاہئے کہ ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منه بھی قرآنِ کریم ہی میں ہے اور یہ آیت اس مسئلہ میں حرفِ آخر ہے۔ قرآنِ کریم ہی میں یہ بھی آیا ہے کہ:

قل یایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا الذی له ملک السموات والارض لا اله الا هو یحي ویمیت فأمنوا بالله ورسوله النبی الامی الذی یؤمن بالله وكلمته واتبعوه لعلكم تتقون ○ (اعراف، ۱۵۸)

اے حبیب ﷺ آپ فرمادیجئے کہ بے شک میں تو تمام لوگوں کی طرف اللہ کا رسول ہوں اس اللہ کا جو تمام آسمانوں اور زمینوں کا مالک ہے جس کے سوا کوئی اور الٰہ نہیں وہی زندگی و موت کا مالک ہے پس اے لوگو! تم ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر وہ رسول جو امی لقب ہے اور جو خود بھی ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور اس کے کلام پر، سو تم اسی کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پا جاؤ۔

اس آیت کریمہ نے اس مسئلہ کو مزید واضح کردیا کہ حضور ﷺ وسلم کی تشریف آوری کے بعد تمام لوگوں کا (خواہ وہ یہودی ہوں یا نصرانی، مشرک ہوں یا کافر) حضور ﷺ پر ایمان لانا ضروری ہے کہ وہ تمام لوگوں کی ہدایت کے لئے رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

چنانچہ اب اگر کسی کا خیال یہ ہو کہ یہودی اور عیسائی ہندو یا سکھ، بدھسٹ یا کسی اور مذہب کے پیروکار بغیر حضور ﷺ پر ایمان لائے جنتی ہوں گے تو یہ اس کی خام خیالی اور خلاف قرآن فکر ہے۔

رہی یہ بات کہ پھر اس آیت سے کیا مفہوم مراد لیا جائے جو شروع میں سورۃ البقرہ سے پیش کی گئی اور جسے آج کل این جی اوز کے اہل کار پیش کر کے یہود و نصاریٰ کے جنتی ہونے اور ان سے دوستی کرنے کو کہہ رہے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس آیت میں جن یہودیوں، عیسائیوں اور دیگر مذاہب کے لوگوں کا ذکر ہے ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو دیگر مذاہب پر تھے پھر حضور ﷺ کی تشریف آوری کے بعد حضور ﷺ پر ایمان لا کر انہوں نے اللہ پر ایمان کامل کی شرط پوری کردی اور دین اسلام میں داخل ہو کر یہ ثابت کردیا کہ وہ ان لوگوں میں سے نہیں جن

> علم و فن میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہیں : (محدث ابو زرعہ)

کے بارے میں کہا گیا ہے: ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ .......... الخ
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے کہ: ''اس آیت میں مذکور یہود و نصاریٰ سے مراد وہ یہود و نصاریٰ ہیں جو اپنے اپنے نبیوں کے دور میں ایمانِ کامل پر رہے اور اسی پر ان کا انتقال ہوا۔''
رہے وہ لوگ جو حضور ﷺ کی تشریف آوری کے بعد سے اب تک یہودی مذہب پر ہونے یا عیسائی مذہب پر چلنے کے دعویدار ہیں تو حقیقت یہ ہے کہ وہ نہ یہودیت پر قائم ہیں اور نہ ہی نصرانیت پر کیونکہ یہود بنی اسرائیل کی طرف آنے والے تمام پیغمبروں نے اپنی قوموں کو یہ تعلیم دی تھی کہ اگر ان کی موجودگی میں یا ان کے بعد کوئی اور پیغمبر آ جائے تو وہ اس کی پیروی کریں۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ حکم دیا کہ نبی آخر الزماں ﷺ جب آ جائیں تو ان کی پیروی کی جائے اور یہی ہدایت اللہ تعالیٰ نے انبیائے بنی اسرائیل کو دی۔ قرآنِ کریم نے ان ہدایاتِ انبیاء کا اس طرح تذکرہ کیا ہے۔

و اذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب و حکمۃ ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ' قال ااقررتم و اخذتم علی ذلکم اصری ط قالوا اقررنا ط قال فاشھدوا و انا معکم من الشاھدین O فمن تولی بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون O

ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ نے نبیوں سے وعدہ لیا کہ میں جو تمہیں کتاب وحکمت سے عطا کروں پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو ان کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہیں تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا۔ (پھر کہا) کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو؟ اور تم نے میری اس ذمہ داری کا بوجھ قبول کیا؟ انہوں نے کہا ہم نے اقرار کیا۔ (اللہ نے فرمایا) گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔ اور جو لوگ اس وعدے سے مکر جائیں گے وہی نافرمان ٹھہریں گے۔

اس آیت میں لیا گیا وعدہ اگرچہ بظاہر انبیاء سے لیا گیا مگر اس میں ان تمام انبیاء کے امتی یہودی ہوں یا عیسائی بھی حکماً شریک اور شامل ہیں۔ اس وعدہ کے مطابق ان کا آخری نبی (حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لانا لازمی ہے۔ اگر ایمان نہ لائیں تو اس وعدہ کی خلاف ورزی کے مرتکب ٹھہریں گے اور عملاً صورتحال اس وقت یہی ہے کہ یہ لوگ ﷺ پر ایمان نہ لا کر اللہ سے کئے گئے وعدہ کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اب ایسے لوگ جو اللہ سے کئے گئے وعدے سے مکر گئے ہوں اور مسلسل خلاف ورزی کر کے نافرمان بن چکے ہوں اور جن کو خداوند کریم نے لعنتی اور کافر کہا ہو (فلما جاء ھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکافرین) ان کے بارے میں یہ کیسے تسلیم کرلیا جائے کہ وہ جنتی ہوں گے۔
اہلِ اسلام اس گمراہ کن پروپیگنڈا سے اور یہود ونصاری کے ہر ہتھکنڈہ سے خبردار رہیں

وما علینا الا البلاغ

## مجلہ فقہِ اسلامی کا آئندہ شمارہ سالنامہ ہوگا

سالِ گزشتہ کے شماروں کے بارے میں اپنی رائے سے مطلع فرمائیے
ہم آپ کی رائے کو دیگر قارئین کے لئے شائع کریں گے (انشاء اللہ)